اسلام علیکم ۔
لاک ڈاؤن کی وجہ سے اسکول و
مدارس بند ہیں۔ایسے میں وین والے
حضرات کی فیس کا کیا حکم ہے ؟
کیا ان کو پوری فیس دینی پڑے گی
جبکہ انہوں نے کوئی سروس فراہم
نہیں کی ؟؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ ٹرانسپورٹرز اور والدین کے درمیان اجارہ کا معاہدہ ہوتا ہے، جس میں فقہائے کرامؒ نے تصریح فرمائی ہے کہ عرفاً جو چھٹی کے دن ہوتے ہیں، مثلاً آج کل اتوار کا دن، نیز مسانہہ (یعنی سالانہ معاہدہ) میں جون جولائی کے دو مہینے، ان میں اجیر (کام کرنے والے) کو کام پر مجبور نہیں کیا جائے گا، بزازیہ میں ہے:

استأجر تلميذاً مسانهة أو مشاهرة و لم يذكر الليل والنهار لا يدخل يوم الجمعة ولا كل الليل بحكم العرف.(**الفتاوى البزازية – (المجلد 11/2 الصفحة 16 دارالفكر بيروت)**

دوسری بات یہ ہے کہ عرفاً جو چھٹی کے دن ہوتے ہیں، ان کی فیس بچوں کے والدین یہ کہہ کر روک نہیں سکتے کہ یہ چھٹیوں کے دنوں کی تنخواہ ہے۔ جیسے اتوار کے دن کی چھٹی کی فیس کوئی بھی نہیں کاٹتا، بالکل اسی طرح اگر معاہدہ سالانہ ہوا ہو جیسا کہ اسکولوں میں داخلہ ایک تعلیمی سال کے لیے ہوتا ہے تو جون جولائی کی فیس کو نہیں کاٹا جائے گا۔ [[اِلّا یہ کہ معاہدہ طے کرتے وقت شروع سے ہی یہ بات باہمی رضامندی سے طے کردی جائے کہ "اتنے دن چھٹی کے ہونگے، اور حساب کرکے ان دنوں کی جو فیس بنے گی، اسے کل فیس سے منہا کیا جائے گا" تو ایسی صورت میں جو چھٹی کے دن ہونگے ان کے حساب سے فیس کو منہا کرنا درست ہوگا۔ اور اگر شروع سے یہ بات طے نہیں کی گئی جیسا کہ عام طور پر نہیں کی جاتی، تو چھٹیوں کے بقدر فیس منہا کرنے کا حق والدین کو حاصل نہ ہوگا بلکہ تمام مہینوں کی فیس ادا کرنی ہوگی، جیسا کہ در مختار اور رد المحتار میں ہے کہ:

استأجر حماما وشرط حط أجرة شهرين للعطلة، وإن شرط حطه قدر العطلة صح بزازية. [وقال في رد المحتار تحته]: (قوله للعطلة)........ووجه الفساد أن مقتضى العقد أن لا تلزم الأجرة مدة العطلة قلت أو كثرت كما في الذخيرة، فتقييد حط الشهرين مما لم يقتضه العقد، بخلاف اشتراط حط قدرها؛ وهذا نظير ما لو شرى زيتا في زق واشترط حط أرطال لأجل الزق فسد، بخلاف حط مقدار الزق.(**الدر المختارمع رد المحتار 6 / 44)]]**

تیسری بات یہ ہے کہ اگر معاملہ ماہانہ بنیاد پر کیا جائے تو اس کی فقہی حیثیت یہ ہے کہ ماہانہ بنیادوں پر معاہدہ طے کرنے سے ایک ایک مہینے کا اجارہ منعقد ہوگا، اور ہر مہینہ کا اجارہ علیحدہ علیحدہ ہوگا یعنی ایک ماہ

پورا ہونے کے بعد اگر نئے مہینے میں بھی عمل جاری رہا تو اس نئے مہینہ کا اجارہ بھی از خود منعقد ہو جائیگا، یہی سلسلہ پورے سال چلتا رہے گا۔ لہذا ایسی صورت میں اگر جون جولائی کے مہینے میں عمل نہیں پایا جائے گا تو اجارہ بھی منعقد نہیں ہوگا ،اور اجیر (ٹرانسپوٹرز) جون و جولائی کی اجرت (فیس) کے مستحق بھی نہیں ہونگے۔ لہذا اگر معاملہ ماہانہ ہوتا ہو جیسا کہ ظاہر یہی ہے تو ٹرانسپوٹرز کے لئے جون و جولائی کی فیس لینا جائز نہیں ہوگا۔

مذکوہ بالا تفصیل کی روشنی میں آپ کے اصل سوال کا جواب یہ ہے وین ڈرائیورز اور والدین کے درمیان اگر معاملہ سالانہ بنیاد پر طے کیا جائے، مثلاً یہ کہا جائے کہ سال بھر کی فیس بارہ ہزار روپے ہوگی، اور اس میں یہ طے کر دیا جائے کہ فیس یکمشت ادا کی جائیگی یا یہ متعین قسطوں میں ادا کی جائیگی (اور اس میں چھٹیوں کے بقدر فیس منہا کرنے کی کوئی شرط نہیں لگائی گئی) تو ایسی صورت میں یہ پوری کی پوری فیس سال بھر کے مقابلے میں ہوگی، لہٰذا والدین کچھ فیس کو یہ کہہ کر نہیں روک سکتے کہ یہ چھٹیوں کے دنوں کی تنخواہ ہے، بلکہ ان پر لازم ہے کہ وہ وین والے کو حسبِ معاہدہ پورے سال کی فیس ادا کریں۔

لیکن اگر معاہدہ ماہانہ بنیاد پر ہوا ہو جیسا کہ گاڑی اور ڈرائیور سے بالعموم ماہانہ بنیاد پر ہی معاملہ طے کیا جاتا ہے، یا معاہدہ ہوتے وقت آپس میں یہ طے کر لیا ہو کہ چھٹیوں کے دو ماہ کی فیس نہیں دی جائے گی، تو ان دونوں صورتوں میں چھٹیوں کے مہینوں کی فیس کی ادائیگی لازم نہ ہوگی، کیوں کہ ڈرائیور جس مہینے کام نہیں کرے گا، اس مہینے کا اجارہ بھی منعقد نہیں ہوگا، لہٰذا فیس لینا بھی درست نہ ہوگا۔

لما فی الهداية في شرح بداية المبتدي – (3 / 237و 292/5البشري)

قال: "وإن استأجر دارا سنة بعشرة دراهم جاز وإن لم يبين قسط كل شهر من الأجرة"؛ لأن المدة معلومة بدون التقسيم فصار كإجارة شهر واحد فإنه جائز وإن لم يبين قسط كل يوم، ثم يعتبر ابتداء المدة مما سمى وإن لم يسم شيئا فهو من الوقت الذي استأجره؛ لأن الأوقات كلها في حق الإجارة على السواء فأشبه اليمين، بخلاف الصوم؛ لأن الليالي ليست بمحل له.

دار الافتاء

وفى الفتاوى البزازية – (المجلد 11/2 الصفحة 16 دارالفكر بيروت)

استأجر تلميذاً مسانهة أو مشاهرة ولم يذكر الليل والنهار لا يدخل يوم الجمعة ولا كل الليل بحكم العرف.

وفى الهندية – (4 / 417)

استأجر أجيرا شهرا ليعمل له كذا لا يدخل يوم الجمعة للعرف وابتداؤه من صلاة الفجر، كذا في خزانة الفتاوى.

وفى الفتاوى البزازية – (المجلد 11/2 الصفحة 18 دارالفكر بيروت)

استاجر حماما على انه ان نابته نائبة لااجر عليه، او علي ان يحط عنه اجر شهرين لعطلته فسدت، وان علي ان لا يكون عليه اجر العطلة في بين المدة صح.

وفى الدر المختار – (6 / 44)

استأجر حماما وشرط حط أجرة شهرين للعطلة، فإن شرط حطه قدر العطلة صح بزازية.

وفى رد المحتار

(قوله للعطلة) بالضم: اسم من تعطل بقي بلا عمل قاموس ويعني أنها تفسد، وكان الأولى أن يصرح به كما في البزازية لكنه يعلم من مقابله، ووجه الفساد أن مقتضى العقد أن لا تلزم الأجرة مدة العطلة قلت أو كثرت كما في الذخيرة، فتقييد حط الشهرين مما لم يقتضه العقد، بخلاف اشتراط حط قدرها؛ وهذا نظير ما لو شرى زيتا في زق واشترط حط أرطال لأجل الزق فسد، بخلاف حط مقدار الزق.

وفى الهداية في شرح بداية المبتدي – (3 / 237 و 5/292 البشري)

قال: "ومن استأجر دارا كل شهر بدرهم فالعقد صحيح في شهر واحد فاسد في بقية الشهور، إلا أن يسمي جملة شهور معلومة"؛ لأن الأصل أن كلمة كل إذا دخلت فيما لا نهاية له تنصرف إلى الواحد لتعذر العمل بالعموم فكان الشهر الواحد معلوما فصح العقد فيه، وإذا تم كان لكل واحد منهما أن ينقض الإجارة لانتهاء العقد الصحيح "ولو سمى جملة شهور معلومة جاز"؛ لأن المدة صارت معلومة.

قال: "وإن سكن ساعة من الشهر الثاني صح العقد فيه ولم يكن للمؤجر أن يخرجه إلى أن ينقضي، وكذلك كل شهر سكن في أوله ساعة"؛ لأنه تم العقد بتراضيهما بالسكنى في الشهر الثاني، إلا أن الذي ذكره في الكتاب هو القياس، وقد مال إليه بعض المشايخ، وظاهر الرواية أن يبقى الخيار لكل واحد منهما في الليلة الأولى من الشهر الثاني ويومها؛ لأن في اعتبار الأول بعض الحرج.............. والله سبحانه وتعالى اعلم

عبدالرحمن خضر — عزیر طارق بلوانی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ذی الحجہ/1438ھ

۱۸/ستمبر/2017ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح — محمد عبدالمنان عفی عنہ — ۲۷-۱۲-۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح — احقر محمود اشرف غفراللہ — ۲۷-۱۲-۱۴۳۸ھ — 19-09-2017

مفتی